مولانا عبدالقیوم حقانی

تبصرہ کتب

تحریک ہجرت | مرتب ۔ شاہد حسین خان ۔ ناشر ۔ ادارہ تحقیقات افکار و تحریکات ملی ۔ صفحات ۲۴+۱۴۲
قیمت ۴۵ روپے ۔ ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ شاہد علی گڑھ کالونی ۔ کراچی ۷۵۸۰۰

یہ کتاب ۱۹۲۰ء میں ہندوستان سے افغانستان کو ہجرت کی پس منظر، مقاصد، تفصیل واقعات کی تاریخ ہے اور اس میں اس تحریک کے متعلق متعدد اہم تاریخی دستاویزات شامل ہیں۔

تاریخ ہجرت کے پس منظر اور مقاصد و واقعات کی تاریخ و تفصیل میں بنیادی مقالہ ڈاکٹر معین الدین عقیل کا ہے اس پر "تحریک ہجرت ۔ چند خیالات" کے عنوان سے ایک مفصل تحریر ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہان پوری کے قلم سے ہے یہ مقالہ اور تحریر یہی دراصل اس کتاب کا بنیادی مواد ہے اور جو چیزیں اس میں بطور دستاویزات شامل کی گئی ہیں ۔ ان کی تفصیل یہ ہے :۔

۱۔ رسالہ ہجرت ۔ از مولانا عبدالباری فرنگی محل ۔ ۲۔ اعلان (رسالہ) از مولانا ابوالکلام آزاد
۳۔ مسئلہ ہجرت (چند خطوط) از شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ ۔ مولانا منیر الزمان اسلام آبادی
مولانا محمد انیس ۔ مولانا محمد حنیف ندوی وغیرہ ۔ ۴۔ تحریک ہجرت اور زمیندار لاہور تحریک ہجرت کے بارے میں روزنامہ زمیندار لاہور میں شائع شدہ مضامین کا اشاریہ ۔

یوں تو اس کتاب کے تمام مشمولات کا مطالعہ نہایت مفید اور تاریخی ملی فکر کو جلا دیتا ہے ۔ لیکن ڈاکٹر ابوسلمان کا مضمون نہایت فکر انگیز اور معلومات افزا ہے انہوں نے پہلی بار تحریک خلافت اور تحریک ہجرت میں شیعہ اور باطنی تحریک کے مقاصد کے مطابق ان کی شمولیت، اس کے مضرات اور تحریک کو سبوتاژ کرنے کی کوششوں کی نشان دہی کی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے آغا خان، جسٹس امیر علی اور محمد علی جناح کو ان کے عقائد کے عین مطابق کیریکٹر پر خراج تحسین پیش ہے ۔ اور بتایا ہے کہ تحریک خلافت متبرک موالات اور تحریک ہجرت میں ان بزرگوں کا واقعی مقام کیا ہے ۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے کسی لومۃ لائم کی پرواکئے بغیر صاف صاف اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ہمیں یہ اعتراف کرنا چاہئے کہ ملی تحریکات میں شیعہ حضرات کی نشاندہی میں یہ پہلی تحریر ہے جو ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کے بیباک قلم سے نکلی ہے ۔

یہ کتاب علمی تاریخ کا ذوق رکھنے والے ہر شخص کو پڑھنی چاہئے ۔ ہر مسلمان اور تمام مکاتب فکر کے اہل علم کو مطالعہ کرنی چاہئے ہر کتب خانے میں اس کا محفوظ ہونا چاہئے اور اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ایک اہم ملی تاریخی فرض ادا کرنا چاہئے ۔ کتاب سفید پاکستانی کاغذ پر چھپی ہے ۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے اور مجلد و رنگین گرد پوش سے مزین ہے ۔